فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۰۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کتنی مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟

جواب: ربع دینار (تین درہم) یا اس سے زائد مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔اس سے کم مالیت کی چوری پر حد نہیں، البتہ حاکم تعزیرا کوئی سزا دے سکتا ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا .

''نبی کریم ﷺ چوتھائی دینار یا اس سے زائد (مقدار چوری کرنے) پر ہاتھ کاٹتے تھے۔''

(صحيح البخاري : 6789، صحيح مسلم : 1684)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قَطَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

''رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا، جس کی قیمت تین درہم تھی۔''

(صحيح البخاري : 6798، صحيح مسلم : 1686)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''مزینہ قبیلے کا ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر پوچھنے لگا: اللہ کے

رسول! آپ پہاڑ پر چرنے والے جانوروں کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ (یعنی اگر کوئی وہاں سے چوری کر لے، تو کیا حکم ہے؟) فرمایا: وہ جانور کے ساتھ جانور واپس کرے گا اور سزا بھی پائے گا، جانور چرانے پہ ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، ان جانوروں کے علاوہ جو باڑے کے اندر ہوں اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو، تو ان میں ہاتھ کاٹا جائے گا، اگر ان کی قیمت ڈھال کی قیمت سے کم ہو، تو دو گنا تاوان لیا جائے گا اور بطور سزا کوڑے مارے جائیں گے۔ اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! ان پھلوں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، جو درخت پر لٹک رہے ہوں؟ فرمایا: اس کے ساتھ دو گنا پھل واپس دے گا اور سزا بھی پائے گا، پھل چرانے پہ ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، ان پھلوں کے علاوہ جو کھلواڑے میں رکھے گئے ہوں، سو جو پھل کھلواڑے سے چرائے جائیں اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو، تو ان میں ہاتھ کاٹا جائے گا، اگر ان کی قیمت ڈھال کی قیمت سے کم ہو، تو دو گنا تاوان لیا جائے گا اور بطور سزا کوڑے مارے جائیں گے۔''

(مسند الإمام أحمد : 2/180-203، سنن أبي داوٗد : 1710-4390، سنن النّسائي : 4961، سنن التّرمذي : 1289، سنن ابن ماجه : 2569، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۲۷) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۸۲۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: کیا پھلوں کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟

جواب: پھلوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، البتہ تعزیری سزا دی جاسکتی ہے۔

❀ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا قَطَعَ فِي ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ.

''ثمر (وہ پھل جو ابھی درخت پر ہو) اور کثر (خرما درخت کا گوند جو چربی سے مشابہ ہوتا ہے) کی چوری پر قطع ید نہیں ہے۔''

(موطأ الإمام مالك : 839/2، مسند الإمام أحمد : 463/3-464، 140/4-142، سنن أبي داوٗد : 4388، سنن النّسائي : 4964، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۴۶۶) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۸۲۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: کیا چوتھائی دینار سے کم مالیت کی چوری پر چور سے مسروقہ مال موصول کیا جائے گا یا نہیں؟

جواب: ربع دینار سے کم مالیت پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، مگر اس سے مسروقہ مال موصول کیا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا شبہ کی بنا پر کسی کو چور قرار دیا جا سکتا ہے؟

جواب: شبہ کی بنا پر کسی کو چور قرار دینا جائز نہیں۔

سوال: ایک شخص نے چوری کا اقرار کیا، پھر کچھ دن بعد انکار کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے ہوش و حواس میں اور بغیر جبر و اکراہ کے ایک بار چوری کا اقرار کر لیا، اسے چور قرار دیا جائے گا، بعد میں انکار کا اعتبار نہیں۔

سوال: کفن چور کی کیا سزا ہے؟

جواب: اگر چور اتنی مالیت کا کفن چرائے کہ اس کی قیمت کم از کم ربع دینار کے برابر ہو، تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس سے کم مالیت کی چوری پر حد نہیں، البتہ ریاست جو سزا

مقرر کردے، درست ہے، کفن چوری بھیانک جرم ہے۔

(سوال): کیا شراب نوشی پر حد ہے؟

(جواب): شرابی کی حد اسی (۸۰) کوڑے ہے۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا، جس نے شراب پی تھی، تو آپ نے اسے دو چھڑیوں کے ساتھ تقریبا چالیس کوڑے لگائے۔ پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی سزا دی، جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا، تو آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہلکی ترین سزا (۸۰) کوڑے ہے۔''

(صحيح البخاري: 6773، صحيح مسلم: 1706)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ.

''جب اسے (شراب نوش کو) نشہ ہو جائے، تو اسے کوڑے مارو، تین مرتبہ آپ نے یہی حکم دیا، پھر چوتھی مرتبہ فرمایا: اسے قتل کر دو۔''

(مسند الإمام أحمد: 2/291-504، سنن أبي داود: 4484، سنن النّسائي: 5665، سنن ابن ماجه: 2572، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۴۴۷) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۸۳۱) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۳۷۱/۴) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح الاسناد'' کہا ہے،

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔امام احمد رحمہ اللہ (۵۱۹/۲) نے حدیث عمر بن ابی سلمہ کو بسند ''حسن'' روایت کیا ہے، اسی طرح حدیث سہیل (۲۸۰/۲) کو ''حسن'' سند کے ساتھ روایت کیا ہے، اسے امام حاکم رحمہ اللہ (۳۷۲،۳۷۱/۴) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سوال: لواطت کی کیا سزا ہے؟

جواب: لواطت کبیرہ گناہ ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵٦ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا أَنَّ وَطْئَ الرَّجُلِ الرَّجُلَ جُرْمٌ عَظِيمٌ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ مرد کا مرد کے ساتھ بدکاری کرنا جرم عظیم ہے۔''

(مَراتِب الإجماع، ص 131)

❁ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (٦۲۰ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى تَحْرِيمِ اللِّوَاطِ .

''لواطت کے حرام ہونے پر اہل علم کا اتفاق ہے۔''

(المُغني: 60/9)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَنَّ التَّلَوُّطَ مِنَ الْكَبَائِرِ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ لواطت کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔''

(الكَبائر، ص 56)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ .

''جسے آپ لواطت کرتے دیکھیں، تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 300/1، سنن أبي داوٗد : 4462، سنن التّرمذي : 1456، سنن ابن ماجه : 1561، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۸۲۰) نے صحیح، امام حاکم رحمہ اللہ (۳۵۵/۴) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ عمرو بن ابی عمرو مولیٰ مطلب کے بارے میں حافظ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَثَّقَهُ الْجُمْهُورُ . ''جمہور نے اس کی توثیق کی ہے۔''

(الحَاوي للفتاوی : 111/2)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

صَدُوقٌ حَدِيثُهٗ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَينِ فِي الْأُصُولِ ...... حَدِيثُهٗ صَالِحٌ حَسَنٌ مُنْحِطٌّ عَنِ الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مِنَ الصَّحِيحِ .

''صدوق ہیں، ان کی حدیث صحیحین کے اصول میں لائی گئی ہے۔......ان کی حدیث حسن صالح ہے، البتہ صحیح کے عالی درجے سے ذرا نیچے ہے۔''

(میزان الاعتدال : 282/3)

❁ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا:

مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ . ''لوطی ملعون ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 2914، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ قَتَلَ فَقُتِلَ، أَوْ رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَمَا أُحْصِنَ، أَوْ رَجُلٌ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهٖ، أَوْ رَجُلٌ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ .

''کیا آپ نہیں جانتے کہ مسلمان کا خون صرف چار صورتوں میں بہایا جا سکتا ہے، ① وہ کسی کو قتل کرے، تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا، ② شادی کے بعد زنا کرے، ③ اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے ④ کوئی شخص قوم لوط والا عمل کرے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 531/9، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(الحَاوي للفتاوى : 112/2)

❁ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (٦٢٠ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَإِنَّهُمْ أَجْمَعُوا عَلٰى قَتْلِهٖ .

''صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ لوطی کو قتل کیا جائے گا۔''

(المُغني : 61/9)

❁ شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

اَلصَّحِيحُ الَّذِي اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ أَنْ يُقْتَلَ الْاِثْنَانِ الْأَعْلَى وَالْأَسْفَلُ سَوَاءٌ كَانَا مُحْصَنَيْنِ أَوْ غَيْرَ مُحْصَنَيْنِ .

''صحابہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ فاعل ومفعول دونوں کو قتل کیا جائے گا، چاہے وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔''

(السّياسة الشّرعيّة، ص 84)

❁ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''لوطی کی حد تو حتمی ہے، جیسا کہ اس پر اصحاب رسول کا اجماع ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح صریح سنت بھی اس پر دلالت کناں ہے، ایسی سنت جس کا کوئی معارض نہیں، بلکہ اس پر صحابہ وخلفائے راشدین کا عمل رہا ہے۔''

(الدّاء والدّواء، ص 396)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰی أَنَّ حُكْمَ التَّلَوُّطِ مَعَ الْمَمْلُوكِ كَحُكْمِهٖ مَعَ غَيْرِهٖ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ غلام کے ساتھ لواطت کا بھی وہی حکم ہے، جو آزاد کے ساتھ لواطت کا حکم ہے۔''

(الجَواب الكافي، ص 124)

❁ علامہ ابن حجر ہیتمی (۹۷۴ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰی أَنَّ مَنْ فَعَلَ بِمَمْلُوكِهٖ فِعْلَ قَوْمِ لُوطٍ مِّنَ اللُّوطِيَّةِ الْمُجْرِمِينَ الْفَاسِقِينَ الْمَلْعُونِينَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ ثُمَّ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ ثُمَّ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .

''امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس نے اپنے غلام کے ساتھ قوم لوط کے ملعونین ومفسدین والا عمل کیا، تو اس پر اللہ کی لعنت، اس پر پھر اللہ کی لعنت اور اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت۔''

(الزّواجر عن اقتِراف الكَبائر : 235/2)

یعنی یہ بات تو طے ہے کہ لوطی کو قتل ہی کیا جائے گا، قتل کی صورتوں میں مگر اختلاف رہا ہے، آیا اس کو رجم کیا جائے، یا ویسے ہی قتل کر دیا یا کیا صورت اپنائی جائے۔

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۷۹ھ) فرماتے ہیں:

اِخْتَلَفَ أَهْلُ العِلْمِ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ، فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ، وَهٰذَا قَوْلُ مَالِكٍ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ.

''لوطی کی حد کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ اس کو رجم کیا جائے گا، وہ چاہے شادی شدہ ہو یا کنوارا ہو، یہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن یسار کا فتوی ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 1456)

❁ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي عُقُوبَةِ الْفَاعِلِ لِلِّوَاطِ وَالْمَفْعُولِ بِهٖ بَعْدَ اتِّفَاقِهِمْ عَلٰى تَحْرِيمِهٖ وَأَنَّهٗ مِنَ الْكَبَائِرِ لِلْأَحَادِيثِ الْمُتَوَاتِرَةِ فِي تَحْرِيمِهٖ وَلَعْنِ فَاعِلِهٖ.

''اہل علم کا لواطت کی حرمت پر اور اس کے گناہِ کبیرہ ہونے پر اتفاق ہے، کیونکہ اس کی حرمت پر اور اس کے فاعل پر لعنت کے بارے میں متواتر احادیث وارد ہیں، البتہ اس فاعل اور مفعول کی سزا (قتل کے طریقہ) میں اختلاف ہے۔''

(نيل الأوطار : 140/7)

راجح مسلک یہی ہے کہ اس کے فاعل کو رجم کیا جائے گا۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے غیر شادی شدہ لوطی کے بارے میں فرمایا:

يُرْجَمُ . ''اسے رجم کیا جائے گا۔''

(سنن أبي داود : 4643، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے لوطی کی حد کے متعلق سوال ہوا، تو فرمایا:

يُنْظَرُ أَعْلٰى بِنَاءٍ فِي الْقَرْيَةِ فَيُرْمٰى بِهٖ مُنَكَّسًا، ثُمَّ يُتْبَعُ الْحِجَارَةَ .

''بستی کی سب سے اونچی جگہ دیکھی جائے گی اور وہاں سے لوطی کو منہ کے بل گرا دیا جائے گا اور پھر اسے پتھر مارے جائیں گے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 28337، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 17024، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام زہری رحمہ اللہ سے حد لواطت کے بارے میں سوال ہوا، فرمایا:

عَلَيْهِ الرَّجْمُ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ .

''اس کو رجم کیا جائے گا، چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔''

(مؤطّأ الإمام مالك : 825/2)

❁ امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

بِهٰذَا نَأْخُذُ نَرْجُمُ اللُّوطِيَّ مُحْصَنًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مُحْصَنٍ .

''ہمارا فتوی بھی یہی ہے کہ لوطی کو رجم کیا جائے گا، چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔''(كتاب الأمّ : 183/7)

⑤،⑥ امام اسحاق بن منصور کوسج رحمہ اللہ (۲۵۱ھ) کہتے ہیں:

قُلْتُ : حدُّ اللُّوطيِّ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ؟ قَالَ : يُرْجَمُ،

أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ، قَالَ إِسْحَاقُ : كَمَا قَالَ .

''میں نے (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے) عرض کیا کہ شادی شدہ لوطی اور کنوارے لوطی کی سزا کیا ہے؟ فرمایا: اس کو رجم کیا جائے گا، چاہے وہ شادی شدہ ہو یا کنوارا۔ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کا بھی یہی فتوی ہے۔''

(مَسائل الکوسَج : 2484)

❁ شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَنَّ مَنِ اسْتَحَلَّهَا بِمَمْلُوكٍ أَوْ غَيْرِ مَمْلُوكٍ فَهُوَ كَافِرٌ مُرْتَدٌّ .

''مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ جو لواطت کو غلام یا آزاد کے لئے حلال قرار دیتا ہے، وہ کافر اور مرتد انسان ہے۔''

(مجموع الفتاویٰ : 543/11)

❁ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُ مَنْ أَسْقَطَ الْحَدَّ عَنْهُ يُخَالِفُ النَّصَّ وَالْإِجْمَاعَ .

''جو کہتا ہے کہ لوطی پر حد نہیں، وہ نص اور اجماع کا مخالف ہے۔''

(المُغني : 61/9)

(سوال): کیا غیبت کرنے پر شرعی حد ہے؟

(جواب): غیبت کبیرہ گناہ اور اخلاقی برائی ہے، مگر اس پر شریعت نے کوئی حد مقرر نہیں کی۔ غیبت کرنے والے پر توبہ ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ﴾(الحجرات : ١٢)

''ایک دوسرے کی غیبت مت کرو، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، یقیناً تم اسے ناپسندیدہ ہی سمجھو گے، اللہ سے ڈر جاؤ، بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم والا ہے۔''

سوال: شرابی سے تعلق واسطہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: شرابی کو اصلاح کی دعوت دینی چاہیے، مگر اس کا ہم مجلس ہونا ایک باشرع مسلمان کے شایان شان نہیں۔

سوال: کیا چرس کے استعمال پر بھی حد ہے؟

جواب: ہر نشہ آور شے کے استعمال پر حد ہے، چرس میں بھی نشہ ہے، لہٰذا چرسی اور شرابی کا حکم ایک ہے، اس پر بھی اسی (۸۰) کوڑے ہیں۔

❁ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّهُ يَحْرُمُ بِلَا نِزَاعٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ .

''چرس کے حرام ہونے میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہیں۔''

(مجموع الفتاویٰ: 10/11)

❁ علامہ شامی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) نقل کرتے ہیں:

حَكَى الْقَرَافِيُّ وَابْنُ تَيْمِيَّةَ الْإِجْمَاعَ عَلٰى تَحْرِيمِ الْحَشِيشَةِ .

''قرافی اور ابن تیمیہ نے حشیش کے حرام ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔''

(فتاویٰ شامی: 459/6، قرة عين الأخيار: 15/7)

سوال: کیا زنا کے ثبوت کے لیے چار گواہ ضروری ہیں؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: اگر چار گواہ نہ ہوں، تو زنا ثابت ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: چار سے کم ہوں، تو زنا ثابت نہیں ہوتا۔

سوال: کیا والدین کے کہنے سے زنا ثابت ہو جاتا ہے؟

جواب: صرف والدین کے کہنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا، کم سے کم چار معتبر عینی گواہ ضروری ہیں۔

سوال: تہمت لگانے والے کی سزا کیا ہے؟

جواب: زنا کی تہمت لگانے والے کی سزا اسی (۸۰) کوڑے ہیں، اسے حد قذف کہتے ہیں، اس کا قیام ریاست اسلامیہ کی ذمہ داری ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾(النّور: ٤)

''جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، پھر چار گواہ بھی نہیں لے کر آتے، تو انہیں اَسی کوڑے (حد قذف میں) لگاؤ اور آئندہ ان کی گواہی بھی قبول نہ کرو، یہ فاسق لوگ ہیں۔''

سوال: اگر چالیس لوگ زنا کی تہمت لگائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ان چالیس میں سے چار لوگوں نے بھی زنا کرتے نہیں دیکھا، تو ان

سب پر حدقذف لگائی جائے گی۔ یہ سب گناہ گار ہیں کہ انہوں نے بلا ثبوت کسی کی عزت کو داغ دار کرنے کی کوشش کی ہے۔

سوال: کسی پر زنا کی تہمت لگانے کے بعد کہنا کہ میں نے غلط کہا تھا، کیا ایسے شخص پر حدقذف نافذ ہوگی؟

جواب: ایک بار تہمت لگانے سے حدقذف نافذ ہو جائے گی۔

سوال: تعزیر کیا ہے؟

جواب: جس جرم پر شریعت نے حد مقرر نہ کی ہو، بلکہ ریاست اور قاضی کی صواب دید پر چھوڑا ہو، تو ایسے جرم پر قاضی جو سزا سنائے گا، اسے تعزیر کہتے ہے۔ یاد رہے کہ جس جرم پر حد شرعی مقرر ہے، اس کی جگہ کوئی دوسری سزا دینا جائز نہیں۔

سوال: جس نے ماکول اللحم جانور سے وطی کی، اس کی کیا سزا ہے؟

جواب: جانور سے بدفعلی کرنے پر حد نہیں، البتہ حاکم وقت تعزیراً جو سزا مقرر کر دے، وہ نافذ ہوگی۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ حَدٌّ .

''جانور سے بدفعلی کرنے والے پر حدِ زنا نہیں۔''

(سنن أبي داود : 4465، وسندهٗ حسنٌ)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ .

''اس قول پر اہل علم کا عمل ہے، امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ کا بھی

یہی مذہب ہے۔‘‘

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 1455)

(سوال): جس جانور سے وطی کی گئی، کیا اس کا گوشت حرام ہو گیا یا نہیں؟

(جواب): جس حلال جانور سے وطی کی گئی، اس کا گوشت حرام نہیں ہوتا۔

(سوال): کسی نے حاملہ بکری سے وطی کی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): وہ بکری حلال ہے اور اس کا حمل بھی صحیح ہے۔

(سوال): جس نے نابالغ بچے سے وطی کی، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ لواطت ہے، جس کی سزا قتل ہے۔

(سوال): چور سے مالی جرمانہ لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): چور کی حد ہاتھ کاٹنا ہے، اس سے مالی جرمانہ وصول کرنا شرعاً جائز نہیں۔

(سوال): جو شخص ائمہ اہل سنت کی واضح تکفیر کرتا ہو، اس کی سزا کیا ہے؟

(جواب): اکابر اہل علم کی جانتے بوجھتے تکفیر اور توہین کرنے والا کافر مرتد ہے۔

❁ علامہ شیخی زادہ حنفی رحمہ اللہ (۱۰۷۸ھ) لکھتے ہیں:

اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْأَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ كُفْرٌ .

’’شرفا اور علما کا استخفاف کرنا باعث کفر ہے۔‘‘

(مَجمع الأنهر :1/695)

(سوال): کیا ریاست کے قاضی کے سوا کوئی دوسرا شخص حد شرعی قائم کر سکتا ہے؟

(جواب): حدود کا نفاذ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے، اگر حکمران اس فریضہ کو انجام نہیں دیتے، تو وہ روز محشر جواب دہ ہوں گے، عام انسان سے اس بارے میں پوچھ گچھ نہیں

ہوگی، لہٰذا عامی آدمی کو حد شرعی قائم کرنے کا کوئی حق نہیں۔

(سوال): بھانجی کے ساتھ زنا کی سزا کیا ہے؟

(جواب): ایسے زانی کی سزا قتل ہے، اس پر صحیح احادیث اور اجماع امت دلیل ہے۔

(سوال): ایک طالب علم نے کسی وجہ سے اپنے استاذ کو گالیاں دیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): گالیاں دینا کبیرہ گناہ ہے اور اپنے استاذ کو دینا تو مزید سنگین جرم ہے، ایسا طالب علم عاصی و گناہ گار ہے، اسے توبہ واستغفار کرنی چاہیے۔

(سوال): رمضان کے دنوں میں علی الاعلان کھانے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جو مسلمان بغیر عذر شرعی کے رمضان کے دنوں میں روزہ نہ رکھے اور سرعام کھاتا رہے، وہ اعلانیہ گناہ کا مرتکب ہے، اس کی سزا شریعت نے تو متعین نہیں کی، البتہ حاکم وقت کوئی تعزیری سزا مقرر کرسکتا ہے۔

(سوال): کیا ہندوؤں کا بنا کھانا کھانے پر سزا ہے؟

(جواب): ہندوؤں کا تیار کردہ حلال کھانا کھانا جائز ہے۔

(سوال): حاکم وقت کا رعایا سے کسی جرم پر مالی جرمانہ لینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): جو شخص نماز کی پابندی نہ کرے، تو کیا اس کو تعزیری سزا دی جاسکتی ہے؟

(جواب): اگر کوئی مسلمان حکمران نماز ترک کرنے پر تعزیری سزا مقرر کردے، تو ایسا کرنا جائز ہے، بلکہ مستحسن اقدام ہے۔

(سوال): جو عورت غیر محرم اجنبی فاسق مرد سے تعلقات رکھے، کیا اسے تعزیری سزا دی جاسکتی ہے؟

(جواب): جب تک وہ دونوں زنا نہیں کرتے، ان کو تعزیری سزا دی جاسکتی ہے، البتہ اگر زنا کرلیں، تو زنا ثابت ہونے کی صورت میں ان پر حد زنا نافذ کی جائے، اس صورت میں تعزیری سزا کافی نہیں۔

(سوال): جس مسلمان کو گالی دی، تو کیا اسے تعزیری سزا دی جاسکتی ہے؟

(جواب): مسلمان کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے، اس پر حاکم وقت تعزیر مقرر کرسکتا ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ .

''مسلمان کو سب وشتم کرنا فسق (کبیرہ گناہ) ہے۔''

(صحيح البخاري : 48، صحيح مسلم : 64)

(سوال): جس نے خنزیر کا دودھ پیا، کیا اسے سزا دی جاسکتی ہے؟

(جواب): خنزیر نجس العین اور حرام ہے، کسی ملت میں حلال نہیں ہوا، اس کی کسی چیز سے انتفاع جائز نہیں۔ حاکم وقت اس پر تعزیری سزا دے سکتا ہے۔

❀ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى تَحْرِيمِ الْخِنْزِيرِ، وَالْخِنْزِيرُ مُحَرَّمٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاتِّفَاقِ الْأُمَّةِ .

''خنزیر کی حرمت پر اہل علم کا اجماع ہے۔ کتاب وسنت اور امت کے اجماع کی رُو سے خنزیر حرام ہے۔''

(الأوسط في السّنن والإجماع والإختلاف : 229/2)

❀ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا ...... أَنَّ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَشَحْمَهُ وَوَدَكَهُ وَغُضْرُوفَهُ وَمُخَّهُ وَعَصَبَهُ حَرَامٌ كُلُّهُ وَكُلُّ ذٰلِكَ نَجِسٌ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ......خنزیر کا گوشت، چربی، چکنائی، نرم ہڈی، بھیجہ اور اعصاب سب کچھ حرام ہے، نیز سب نجس ہے۔''

(مَراتب الإجماع، ص 23)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''وہ نجس العین چیز، جسے اللہ تعالیٰ نے ہر ملت میں اور ہر رسول کی زبانی حرام کیا، مثلاً مردار، (ذبحہ کے وقت بہنے والا) خون اور خنزیر، تو اسے مباح اور جائز قرار دینے میں تمام رسولوں کی مخالفت ہے کہ انہوں نے متفقہ طور پر اسے حرام قرار دیا ہے۔''

(زاد المَعاد : 676/5)

(سوال): بیوی سے زنا کرانے والے کی سزا کیا ہے؟

(جواب): زانی اور زانیہ کو حدِ شرعی میں رجم کیا جائے اور جو زنا کروا رہا ہے، اسے حاکم وقت تعزیری سزا دے۔

(سوال): جو شخص نماز جنازہ میں شرکت نہ کرے، اس پر مالی جرمانہ عائد کرنا کیسا ہے؟

(جواب): نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، چند افراد بھی شریک ہو جائیں، تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے، لہٰذا نماز جنازہ میں عدم شرکت پر مالی جرمانہ عائد کرنا درست نہیں۔

(سوال): اغلام بازی کی سزا کیا ہے؟

(جواب): اغلام بازی لواطت ہے، اس کی سزا بالاتفاق قتل ہے۔

❁ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَإِنَّهُمْ أَجْمَعُوا عَلٰى قَتْلِهٖ.

''صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ لوطی کو قتل کیا جائے گا۔''

(المُغني : 61/9)

سوال: علاتی بہن (باپ کی طرف سے بہن) کا بوسہ لینے کی سزا کیا ہے؟

جواب: علاتی بہن کا بوسہ لینا جائز ہے۔

سوال: مروجہ میلاد نہ منانے پر سزا دینا کیسا ہے؟

جواب: مروجہ عید میلاد بدعت ہے، بدعات کو ترک کرنا ضروری ہے، ان کے ترک پر سزا دینا ظلم ہے۔ اگر کوئی حکمران بدعی مجالس کا انعقاد نہ کرنے پر سزائیں دے، تو وہ گناہ گار ہوگا اور روز قیامت عنداللہ جواب دہ ہوگا۔

سوال: صحیح العقیدہ مسلمان کو قادیانی کہنے کی کیا سزا ہے؟

جواب: قادیانی کافر اور مرتد ہیں، کسی مسلمان پر بلا تحقیق قادیانی ہونے کا شک کرنا بھی گناہ ہے، چہ جائیکہ اس کو قادیانی کہہ دینا۔ کسی مسلمان کو قادیانی کہنا سیدھا سیدھا اس کی تکفیر ہے، جو کہ نہایت مشکل اور دقیق مسائل میں سے ہے۔ تکفیر کا حق کسی عام آدمی کو نہیں، بلکہ یہ ماہر علماء کا کام ہے۔ البتہ جو کسی مسلمان کو قادیانی کہہ دے، اس کی سزا شریعت میں مقرر نہیں، حاکم وقت تعزیراً کوئی سزا دے سکتا ہے۔

سوال: مسلمان کو حرام زادہ کہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسلمان کو حرام زادہ کہنا گناہ ہے، اگر کسی نے بطور گالی کہا ہے، تو یہ کبیرہ گناہ ہے، اس پر کوئی حد نہیں، البتہ اگر اس نے اس کے حقیقی معنی مراد لیے ہیں، تو اس نے گویا اس

کے باپ پر زنا کی تہمت لگائی ہے، لہٰذا اس پر لازم ہے کہ زنا پر چار معتبر عینی گواہ پیش کرے، ورنہ اسے حدقذف میں اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں گے۔

سوال: اگر شوہر بیوی کو بے پردہ پھرنے سے منع کرے، مگر وہ باز نہ آئے، تو کیا وہ بیوی کو سزا دے سکتا ہے؟

جواب: اگر باوجود سمجھانے کے بیوی باز نہ آئے، تو شوہر تھوڑی بہت سزا دے سکتا ہے، مگر چہرے پر نہ مارے اور اتنا سخت نہ مارے کہ جسم پر نشان پڑ جائیں۔

سوال: مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا کیسا ہے؟

جواب: جھوٹا الزام لگانا حرام ہے، خواہ کافر پر ہی کیوں نہ ہو۔

سوال: مسلمان کو بلاوجہ طعن وتشنیع کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسلمان کو طعن وتشنیع کرنا حرام ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَلْأَمُ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْفُحْشُ .

''فحش گوئی مؤمن میں سب سے گھٹیا خصلت ہے۔''

(الأدب المفرد للبخاري : 314، المعجم الكبير للطّبراني :8561، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: ایک شخص نے گھوڑی کے ساتھ بدفعلی کی، تو اس گھوڑی کا حکم کیا ہے؟

جواب: وہ گھوڑی حلال ہے۔

سوال: چچا کی منکوحہ سے نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: منکوحہ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا، یہ زنا ہے۔ ایسے شخص کی سزا قتل ہے، کیونکہ اس نے منکوحہ سے نکاح کیا ہے۔